اصلاح معاشرہ میں علماء کرام کی ذمہ داریاں

رپورٹ: اسلامی نظریاتی کونسل

معاشرے میں رائے عامہ کی تشکیل اور رجحانات کا رخ متعین کرنے کے سلسلے میں دینی رہنماؤں اور علماء کرام کے کردار کے بارے میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کیونکہ مسلم امہ میں وراثت انبیاء کے حامل ہونے کی حیثیت میں اور خاص وعام میں یکساں شمولیت اور مسند ارشاد سے وابستگی کی بناء پر ان کا احترام بھی کیا جاتا ہے اور کافی حد تک ان کی پیروی اور تقلید بھی کی جاتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں امت مسلمہ کے سیاسی زوال کی وجہ سے اس شعبہ میں آنے والے حضرات میں بوجوہ کچھ کمزوریاں بھی آ گئی ہیں اور کچھ اغیار کی طرف سے مسلم امہ میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بعض غیر ذمہ دار حضرات نے فرقہ واریت میں پناہ لے لی۔ جس کی وجہ سے اختلافی مسائل پر زیادہ توجہ دی جانی لگی ہے۔ اگرچہ اسلام نے نہ اختلاف رائے پر پابندی لگائی ہے اور نہ اس کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ ایک حدیث کے مطابق تو اختلاف امت کو رحمت قرار دیا گیا ہے لیکن یہ اختلاف اسلام کے بنیادی اصولوں کی پیروی اور تعمیل کے سلسلے میں صرف طریقہ کار کی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے کو ناپسند نہیں فرمایا۔ لیکن یہ اختلاف رائے وحدت ملی کے فروغ کے لئے ہو تو یقیناً باعث رحمت ہے ورنہ یہ امت میں نفاق اور انتشار کا باعث ہوسکتا ہے۔ اس غرض کے لئے ہم مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کرتے ہیں:۔

(۱) علماء کرام کے تمام مسلمہ مکاتب فکر کے ممتاز اور جید علماء پر مشتمل ایک مستقل اتحاد بین المسلمین کمیٹی تشکیل دی جائے جو وقتاً فوقتاً مختلف مکاتب فکر میں ہونے والے اختلافات کو کم کرائے۔

(۲) ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کے لئے مثبت کوشش کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ لیکن ملک کے دینی قائدین اور رہنماؤں پر علانیہ تنقید اور دوسروں کے مذہبی خیالات پر بلاوجہ تنقید یا لعن طعن یا تبرا بازی کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

(۳) اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اختیار کریں اور اپنے پیروکاروں پر یہ واضح کردیں کہ اختلاف اللہ اور اللہ کے رسول کی راہ پر چلنے اور تعمیل کے سلسلے میں مسابقت اور تعمیل کے لئے ہونا چاہئے۔

☆ بہ شیرین زبانی ولطف وخوشی .... توانی کہ پیلی بہ موئی کشی ☆

دوسروں کی دل آزاری، ان میں کیڑے نکالنے یا عوام میں نفرت پیدا کرنے کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔

(۴) ایمان و اخلاق کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے علاوہ اس بات پر زور دیں کہ بحثیت ایک مکمل ضابطہ حیات کے اسلام میں حقوق العباد کا بھی اسی طرح خیال رکھا جائے جس طرح حقوق اللہ کا۔

(۵) شہداء (اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے) اعلیٰ مرتبت انسانوں کے تمام گناہ معاف کرنے کے وعدوں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے اس بات پر بار بار زور دیا کہ شہیدوں کے بھی حقوق العباد (کے گناہ) کبھی معاف نہیں ہوں گے

(عن عمرو بن العباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال! القتل فی سبیل اللّٰہ یکفر کل شئی الا الدین)

(مسلم بحوالہ مشکوۃ کتاب الجہاد جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو جانا ہر چیز کے لئے کفارہ بن جاتی ہے سوائے قرض کے''۔

(۶) اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں ہر موقع پر اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کہ لوگوں کی مشکلات حل کی جائیں معاشرے میں کوئی ایسے اعمال اختیار نہ کئے جائیں جس سے کسی دوسرے انسان کو گزند پہنچے یا اس کی دل آزاری ہو، دوسروں کی اگر بھلائی ہو سکتی ہے تو کرو کسی کے ذاتی معاملات میں عیب جوئی/ جاسوسی اور مداخلت نہ کرو۔

(۷) پھر ارشاد فرمایا کہ معاشرے میں ہر نیکی کا کام صدقہ کے درجہ میں آتا ہے۔ اگر تم اپنے مسلمان بھائی کی بھلائی نہیں کر سکتے تو کم از کم اس سے خندہ پیشانی سے ہی پیش آؤ تو یہ بھی مسلمان کے لئے صدقہ ہے

(عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق)

(رواہ مسلم بحوالہ مشکواۃ باب فضل الصدقہ ۲۴۹ مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ جلد ۲)

''حضرت ابوذرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگر چہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے'' کیونکہ اس سے باہمی بھائی چارہ، رواداری اور محبت

☆ بہ گفتار شیرین جہاندیدہ مرد...... ☆ ......کند آنچہ نتوان بہ شمشیر کرد ☆

دیگانگت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔اس کوامام مسلم نے روایت کیا......

(۸) عوامی خدمات کے اداروں(Public Utilities) کا مقصد ہی قومی فلاح اور شہریوں کوزندگی میں آرام وآسائش اورشہری سہولتیں بہم پہنچانا ہوتا ہے۔لیکن ہمارے ملک کے یہ ادارے اوران کے کارکنان اپنے اس کردار کو بطریق احسن انجام نہیں دے رہے وہ خود کوقوم کا خادم سمجھنے کے بجائے قوم کواپنا خادم سمجھتے ہیں لہٰذا عوام الناس اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ان کے ہاتھوں سخت پریشان ہوتے ہیں۔عوام کی ان شکایات کودور کرنے کی خاطر کونسل یہ تجویز کرتی ہے کہ ان امور کی انجام دہی کے لئے رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ایک صحت مند رائے عامہ کی تشکیل کے لئے سائنسی بنیادوں پر ایک ادارہ کی تشکیل ضروری ہے جوقومی تعمیرنو اسلامی خطوط پر رائے عامہ کی تشکیل کا کام مستقل طور پر کرتا رہے۔اس کام کے لئے علمائے کرام کوخودبھی آگے بڑھ کر قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے اورحکومت کوبھی چاہئے کہ اس میدان میں ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔

۹۔ علماء کرام کو چاہئے کہ خواتین کی دینی تعلیم پر بنیادی توجہ مرکوز کریں۔معاشرے میں خواتین کی حیثیت اورعمل دخل سے کسی کوانکارنہیں۔انسان کی پہلی درس گاہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے۔اگر مائیں اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے شناسا ہوں تو بچے کو پہلا لفظ ہی اللہ اور رسول ﷺ کے اسمائے گرامی سے سکھلائیں گی۔ ہمارے ارباب محراب ومنبر اور ارباب دانش کی ذمہ داری ہے کہ خواتین کواسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کیلئے خصوصی توجہ دیں۔نبی کریم ﷺ نے صحابیات کو وعظ ونصیحت اورتعلیم وتربیت کے لئے خصوصی اوقات مقرر کردیئے تھے۔اگر عورتیں اسلامی تعلیمات پر کاربند ہوجائیں تو نہ صرف گھر اورخاندان بلکہ پورا معاشرہ اللہ اوراس کے رسول کا تابعدار ہو جائے۔خود نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت فاطمہ الزہرہؓ حضرت ام حبیبہؓ اور دیگر صحابیاتؓ کی تعلیم وتربیت پرخصوصی توجہ فرمائی۔تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے ادوار میں بھی مسلمان معاشرہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابیاتؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خواتین کی دینی تعلیم کے لئے خصوصی حلقے قائم کئے گئے تھے۔مساجد اورتعلیم کے اداروں میں خواتین کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جائے حجاب شرعی کے احکام کی پابندی کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے لئے ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۱۰۔ خدمت خلق میں شرکت: اسلام ایک عالمگیر عملی اور فلاحی دین (ضابطہ حیات) ہے جس میں رنگ، نسل، جنس خطہ کی قید کے بغیر نسل انسانی کی بقاء، ترقی فلاح و بہبود اور، بھلائی کے لئے جامع اور مکمل احکام دیئے گئے ہیں۔ اور دین و دنیا، روح وجسم دونوں کے لئے یکساں ترقی کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس دین میں ہر قسم کے امتیازات سے قطع نظر پوری انسانیت یعنی مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری نیز خدمت خلق پر اتنی ہی توجہ دی گئی ہے جتنی روحانی اور اخروی معاملات پر۔ علماء کرام، اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حتی الوسع معاشرتی فلاح و بہبود کے کاموں میں یقیناً حصہ لیتے ہیں لیکن پھر بھی موجودہ حالات میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ خدمت خلق اور عبادات کو دو بالکل الگ الگ شعبوں میں شمار کرتے ہیں جس کی وجہ سے خدمت خلق کو بالکل ہی کمتر سمجھتے ہوئے عامتہ الناس کی بھلائی، اور فلاح و بہبود کے کاموں میں زیادہ جوش وخروش سے حصہ نہیں لیتے اس طرح ایسے کاموں میں ان میں اور عوام میں مغائرت بڑھتی جارہی ہے کونسل اس امر کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے زور دیتی ہے کہ علماء کرام جہاں اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں دیگر روحانی، ایمانی تعلیمات پر زور دیتے ہیں۔ وہاں خدمت خلق کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر بھی زور دیں اس کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ کریں۔ اس وقت مغربی معاشرہ اپنے وسائل کی بنیاد پر جو ترقی کی منزلیں طے کر چکا ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں کے ارباب اقتدار اور ارباب مذہب نے خدمت خلق کے کام کو بڑی اہمیت دی ہے۔ عیسائی مشنریوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے جس وسیع پیمانہ پر خدمت خلق کا کام کر کے مسیحیت کی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ ہم علمائے کرام اور بالخصوص ائمہ مساجد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلاح عامہ کے کاموں میں باقاعدہ شرکت کو اپنی مصروفیات میں جگہ دیں۔ علماء کرام فلاح عامہ کے کاموں میں حصہ لینا۔ سڑکوں، ہسپتالوں، سکولوں حتیٰ کہ کھیلوں کے میدانوں اور دوسری صحت مندانہ سرگرمیوں اور معاملات میں حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کریں جس کی وجہ سے سوشل ویلفیئر کا کام صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں رہ جائے گی بلکہ سماجی رضا کارانہ تنظیمیں اور کارکن بھی اپنے طور پر ایسے امور کو عبادت سمجھ کر بجالائیں گے۔ اس طرح معاشرے میں بہت سی ایسی سہولتیں بھی میسر آجائیں گی جواب ناپید ہیں اور معاشرہ میں خوشحالی اور خیر سگالی عام ہوگی۔

۱۱۔ عوامی سہولتوں سے متعلق کارکنوں پر علماء کرام کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ ان کو اس امر کی تربیت اس

☆مگس جایی نخواهد رفت بجزد کان حلوایی ☆

طرح دی جائے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی عبادت کے طور پر کریں علماء کرام کو بھی چاہئے کہ ہو سکے تو اپنے روزہ مرہ دینی فرائض کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کام میں کوتاہی نہ کریں اور کسی کی نشاندہی یا درخواست کا انتظار کئے بغیر عامۃ الناس کی مشکلاتِ کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ علماء کرام کو عامۃ الناس کی سطح پر جو مرجعیت اور مرکزیت حاصل ہوگی وہ اصلاح معاشرہ اور لوگوں کی دینی تربیت کا ذریعہ بنے گی۔

۱۲۔ علماء کرام دینی اور روحانی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں وقیع خدمات انجام دیتے ہیں۔ لیکن سوء اتفاق سے ان کی تقریروں میں زیادہ زور نظریاتی عقائد اور مسلکی معاملات پر ہوتا ہے اور عام روزمرہ زندگی جن کو معاملات بیع وشراء کا نام دیا جاتا ہے پر توجہ کم دیتے ہیں بدقسمتی سے ان معاملات کو لوگوں نے دنیوی امور قرار دے دیا ہے حالانکہ قرآن اور سنت میں کم تولنے ملاوٹ کرنے، اچھا کہہ کے برا مال بیچنے، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ کے بارے میں تفصیلی تعلیمات آئی ہیں اس لئے کونسل اس پر زور دیتی ہے کہ ہمارے ارباب محراب ومنبر، اپنی تقریروں میں نظریاتی مسائل کے علاوہ ان معاملوں پر احادیث نبوی اور ارشادات قرآنی بھی اپنی تقریروں میں بتایا کریں۔ تاکہ لوگوں کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ ہوکر عمل پیرا ہونے کی توفیق حاصل ہو۔ (سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۹۳ء)

العذب الزلال فی مباحث رؤیۃ الہلال

☆☆☆

رؤیت ہلال کے موضوع پر مراکشی عالم جناب عبدالوہاب بن عبدالرزاق کی کتاب

العذب الزلال فی مباحث رؤیۃ الہلال کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا......

ایک ہزار صفحہ کی یہ کتاب دو جلدوں میں دستیاب ہے......

﴿ناشر﴾

شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ کراچی

☆ این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی ☆